مسافر کو جماعت مل جائے تو قصر بہتر ہے یا جماعت؟ نیز جمعہ و عیدین کا حکم؟

مجیب: مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی نمبر: Book-149

تاریخ اجراء: 22ذوالحجۃ الحرام1428ھ/02جنوری2008ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ اگر مسافر کو صحیح جماعت مل جائے، تو اس کے لیے قصر کرنا بہتر ہے یا جماعت سے پڑھنا؟ جمعہ و عیدین کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورت مسئولہ میں اگر شرعی مسافر رواروی کی حالت میں نہ ہو، بلکہ مطلوبہ مقام پر پہنچ گیا، تو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ باجماعت نماز پڑھے، لیکن اگر کوئی نہیں پڑھے، تو اسے ترک جماعت کی وجہ سے گنہگار نہیں کہا جائے گا کہ مسافر کے حق میں جماعت کا وہ تاکیدی حکم نہیں رہتا، جو مقیم کے حق میں ہے جیسا کہ سنت مؤکدہ کا مسافر کے حق میں وہ تاکیدی حکم نہیں رہتا، جو مقیم کے لئے ہے، ہاں جو مقتدا و پیشوا ہو اس کے لئے حد درجہ نامناسب بات ہے کہ مسافر ہونے کی وجہ سے وہ حاضری مسجد و جماعت ترک کرے۔

جیسا کہ ابو البرکات محمد مصطفی رضا قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "بلا وجہ شرعی جو تارک جماعت و مسجد ہو فاسق ہے، مگر جو نماز وہ گھر میں پڑھے گا ہو جائے گی، بے وجہ شرعی ترک جماعت و مسجد کا اس پر الزام ہو گا، مگر مسافر کہ اسے رخصت ہے، بہتر اس کے لئے بھی حاضری مسجد و جماعت ہے، مگر اس پر لازم نہیں، خصوصاً مقتدی و پیشوا اصحاب کے لئے ان کا ترک مسجد و جماعت محض بربنائے سفر ہرگز مناسب نہیں، حد درجہ نامناسب ہے۔" (فتاوی مصطفویہ، صفحہ456، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اگر سفر میں اطمینان نہ ہو جب تو سنتوں کے ترک میں کوئی قباحت ہی نہیں اور اطمینان ہو جب بھی سنن کا تاکد جو حضر میں ہے وہ سفر میں نہیں رہتا کہ سفر خود

ہی قائم مقام مشقت کے ہے۔ در مختار میں ہے:"(ویأتی)المسافر(بالسنن)ان کان(فی حال امن وقراروالا)بان کان فی خوف وفرار(لا)یأتی بھاوھوالمختارلانہ ترک لعذر"اور یہ حکم سنت فجر کے غیر کا ہے اور سنت فجر چونکہ قریب بوجوب ہے لہذا سفر کی وجہ سے اس کے ترک کی اجازت نہیں اور بعض ائمہ کا یہ قول بھی ہے کہ مغرب کی سنتیں بھی ترک نہ کرے، کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سفر و حضر کہیں بھی اس کو ترک نہیں کیا ہے۔(فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ284، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

اسی طرح جمعہ و عیدین مسافر شرعی پر فرض نہیں ہیں، لیکن اگر پڑھے گا، تو ثواب پائے گا اور جمعہ پڑھنے کی صورت میں اس سے ظہر ساقط ہو جائے گی۔

چنانچہ مبسوط سرخسی میں ہے:"اذامرالامام بمدینۃ وھومسافرفصلی بھم الجمعۃ اجزأہ واجزأھم نقول قداقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الجمعۃ بمکۃ وھو کان مسافربھا وانمالا یجب الحضورعلی المسافرلدفع الحرج فاذاحضروادی کان مفترضا کالمریض۔ملخصا"یعنی جب امام حالت سفر میں کسی شہر سے گزرے اور انہیں نماز جمعہ پڑھائے، تو امام اور لوگوں کو جمعہ کافی ہو گا، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مکۃ المکرمہ میں جمعہ قائم فرمایا، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ میں مسافر تھے اور جو یہ کہا گیا ہے کہ مسافر پر جمعہ واجب نہیں ہے، اس کی وجہ مسافر سے حرج کو دور کرنا ہے، تو اگر وہ خود جمعہ کے لئے حاضر ہو گیا اور جمعہ ادا کر لیا، تو وہ مریض کی طرح فرض جمعہ ادا کرنے والا ہو گا۔(المبسوط للسرخسی، جلد 1، صفحہ247، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"گاؤں میں رہنے والے شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے، تو جمعہ فرض ہے اور اسی دن واپسی کا ارادہ ہو تو زوال سے پہلے یا بعد، تو فرض نہیں مگر پڑھے تو مستحق ثواب ہے، یونہی مسافر شہر میں آیا اور نیتِ اقامت نہ کی تو جمعہ فرض نہیں۔"
(بہارشریعت، جلد1، صفحہ763، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net